چھوٹا لڑکا

مکتبہ پیام تعلیم۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵

ڈراما

جھوٹا لڑکا

"بچوں کی عدالت میں"

عبدالغفار صاحب مدہولی

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی

افراد

(ا) وہ بچے جو عدالت میں کام کرتے ہیں

۱۔ منصف	بچوں کی حکومت کا جج
۲۔ ناظم	بچوں کی حکومت کا وزیر داخلہ
۱۔ منتظم	بچوں کی عدالت کا منتظم
۴ تا ۶	تین مشیر

(ب) وہ بچے جن کا تعلق مقدمے سے ہے

۱۔ منظور	جس پر الزام لگایا گیا ہے
۲۔ شریا	منظور کا ساتھی
۳۔ صادق	الزام ثابت کرنے والا
۴۔ جمیل	پہلا گواہ
۵۔ سلیم	دوسرا گواہ
۶۔ بشیر	قیامت گاہ کا ملازم

جھوٹا لڑکا

(بچوں کی عدالت میں)

عدالت میں منتظم ایک طرف کھڑا ہے۔ گھنٹی بجتے ہی مدرسہ کے طلباء ہال میں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتے ہیں۔ تھوڑے سے وقفے کے بعد مقدمے میں حصہ لینے والے اور مشیر داخل ہوتے ہیں۔ ان کے بیٹھتے ہی منصف اور ناظم داخل ہوتے ہیں، اُن کے داخل ہونے پر سب بچّے کھڑے ہو جاتے ہیں منصف اور ناظم کے بیٹھنے پر سب بچّے بیٹھ جاتے ہیں، منتظم اسی طرح کھڑا رہتا ہے۔

منصف :- (کاغذات پر ایک نگاہ ڈالنے کے بعد) ناظم صاحب حاضری لیجیے۔

(ناظم مقدمے میں حصّہ لینے والے بچّوں کی حاضری لیتا ہے جس کے جواب میں بچّے حاضر جناب کہتے ہیں)

ناظم :- منظور صاحب۔

منظور :- حاضر جناب۔

ناظم :- شرما صاحب۔

شرما :- حاضر جناب۔

ناظم :- صادق خاں صاحب۔

صادق :- حاضر جناب۔

ناظم :- بشیر بھائی

بشیر :- حاضر جناب۔

ناظم :- جمیل صاحب، سلیم صاحب۔

جمیل اور سلیم :- (یکے بعد دیگرے) حاضر جناب۔ حاضر جناب۔

ناظم :- اب میں مشیر صاحبان کے نام سناتا ہوں جو اس مقدمے میں منصف صاحب کی مدد فرمائیں گے۔

۱- جناب محمد اقبال صاحب؛

۲- جناب محمد سلیمان صاحب

۳- جناب مہر چند صاحب

منصف: صادق خاں صاحب- آپ اپنا الزام سب کے سامنے سُنائیے-

صادق خاں: (کھڑے ہوکر) منظور صاحب کی یہ عادت ہے کہ یہ حضرت دیوار پر تصویریں بنایا کرتے ہیں- ابھی دو ہفتے ہوئے اُنھوں نے دیوار پر لکیریں کھینچیں اور پھول پتے بنائے یہ بات ترلانے میں بار بار سمجھائی گئی ہے کہ دیوار پر لکیریں کھینچنا، دیوار کو گندہ کرنا بُری بات ہے اور لڑکوں کی سمجھ میں تو یہ بات آرہی ہے مگر منظور صاحب اس معاملے میں ڈھیٹ ہو گئے ہیں!

شرما: (منظور کا ساتھی) اس کا کوئی ثبوت بھی ہے-

منصف: (شرما سے) آپ منظور صاحب کے ساتھی کی حیثیت سے یہاں آئے ہیں- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھ سے پہلے آپ ہی بولیں- جہاں آپ کے بولنے کی ضرورت ہو وہیں

بولئے۔

شرما: میں نے ثبوت کی بات صرف یاد دلائی ہے۔

منصف: (صادق خاں سے) ہاں صادق صاحب، اب آپ ثبوت

بھی پیش کیجیے۔

صادق خاں: صاحب قصہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے

منظور صاحب کو دیوار پر تصویریں بنانے کی عادت ہے۔

۱۵ اکتوبر کی بات ہے کہ یہ حضرت دیوار پر تصویریں بنا رہے

تھے۔ میں اُدھر سے گذرا، میرے پہلی بار منع کرنے پر

یہ بھاگ گئے۔

منظور: میں بھاگ گیا یا اپنے راستے پر جا رہا تھا۔

منصف: (منظور سے) منظور صاحب، آپ پہلے صادق خاں صاحب

کا پورا بیان سن لیجیے بعد میں آپ جرح کر سکتے ہیں۔

شرما: منظور آپ ایک کاغذ پر اعتراض والی باتیں لکھتے جایئے ا

منظور: مناسب ہے۔ (بیٹھ جاتا ہے، جیب سے کاغذ پنسل نکالتا

ہے۔)

منصف: صادق صاحب آپ اپنا بیان جاری رکھیئے۔

صادق: ہاں میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ میرے منع کرنے پر بھاگ گئے۔

اس موقع پر منظور صادق کی طرف خاص انداز سے دیکھتا ہے،

میں آگے چل دیا۔ یہ پھر واپس آکر تصویریں بنانے لگے، میں نے

پھر دیکھ لیا۔ اب کی دفعہ منع کرنے پر یہ ڈھیٹ بن گئے۔ میں نے

کہا میں یہ معاملہ عدالت میں پیش کروں گا۔ اس پر منظور آنکھیں

دکھا کر کہنے لگے "جاؤ جاؤ، پیش کردو اس معاملے کو"۔ جمیل اور سلیم

راستے سے گزر رہے تھے میں نے دیوار پر بنی ہوئی چیزیں انھیں

دکھلائیں اور اس تصویر کی ڈرائنگ بھی اپنی نوٹ بک میں بنالی۔

عدالت چاہے تو میں یہ نوٹ بک دکھا سکتا ہوں۔

منظور: (صادق سے) پہلے مجھے دکھا دیجیے۔

منصف: وقت آنے پر یہ آپ کو دکھا دی جائے گی۔ (صادق سے)

یہ نوٹ بک مجھے دے دیجیے۔

(صادق نوٹ بک دیتا ہے)

ہاں منظور صاحب، اب آپ صادق نماں صاحب پر جرح

کر سکتے ہیں۔

شرما: جرح کا مطلب میں نہیں سمجھا!

منصف: (سمجھاتے ہوئے) جب کوئی شخص کسی پر الزام لگائے تو

ملزم جیسے کہ منظور صاحب، الزام لگانے والے سے ایسے سوال

کر سکتے ہیں جس سے یہ پتہ چلے کہ الزام لگانے والا کن باتوں

میں جھوٹ بول رہا ہے۔

شرما: (منصف سے) شکریہ جناب کا۔

منصف: ہاں منظور صاحب۔ اب آپ صادق صاحب سے جو

پوچھنا چاہیئے، پوچھیے۔

منظور: (منصف سے) بہت اچھا (صادق سے) میں اس وقت

مدرسے کے لباس میں تھا یا سکاوٹ کے؟

صادق: مدرسے کے لباس میں۔

منظور: بالکل جھوٹ، میں اس وقت اسکاوٹ کے لباس میں تھا۔

منصف۔ اس سوال سے آپ کا مطلب؟

منظور: میرا مطلب یہ ہے کہ سکاوٹ کے لباس میں میں جھوٹ نہیں

بولا کرتا۔

منصف : ابھی بات صاف نہیں ہوئی ا

منظور : صادق خاں صاحب کا خیال یہ ہے کہ دیوار پر تصویریں بنانے کے سلسلے میں جو باتیں پیش آئی ہیں اُن کے بارے میں میں جھوٹ بولوں گا لیکن ابھی ابھی صادق خاں صاحب کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا نہیں!

شرما : منظور صاحب اگر کبھی جھوٹ بولتے بھی ہیں تو لوگوں کو توجہ دلانے کے لئے!

منصف : (منظور سے) اور کوئی اعتراض ؟

منظور : صادق صاحب نے اپنے بیان میں اپنے مطلب کی باتیں کہی ہیں جن سے مجھے سزا ہو جائے لیکن وہ باتیں نہیں بتائی ہیں جن سے آپ میرے معاملے پر ہمدردی سے غور کریں!

منصف : (صادق سے) صادق صاحب! آپ اپنے بیان میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں ؟

صادق : جی نہیں۔

شرما: یعنی آپ کسی لڑائی کا بدلہ لینا چاہتے ہیں!

منصف: شرما صاحب آپ کو منظور صاحب کی جتنی مدد کرنی چاہیے

اُس سے زیادہ مدد کر رہے ہیں (منظور سے) منظور صاحب آپ ہی

بتائیے وہ کون سی باتیں ہیں جن پر ہمدردی سے غور کرنے کی

ضرورت ہے!

منظور: میں صادق صاحب کے گواہوں کی باتیں سُننے کے بعد

عرض کروں گا

منصف: (جمیل سے) جمیل صاحب اس واقعے کے بارے میں آپ

کیا جانتے ہیں؟

منظور: (جمیل کی طرف دیکھ کر) اوہو گواہ بھی بلا تو پکّا.....

منصف: (کسی قدر غصّے ہو کر) خاموش رہیئے! کوئی بات میری اجازت

کے بغیر نہ ہونی چاہیئے۔ (جمیل سے) ہاں جمیل صاحب، آپ اس

واقعے کے بارے میں کیا جانتے ہیں!

جمیل: جناب میں ڈائننگ ہال کی طرف جا رہا تھا دیکھا کہ ڈرائنگ کلاس

کی دیوار کے پاس منظور صاحب اور صادق صاحب کی تکرار ہو رہی

ہے۔ صادق صاحب نے کہا، دیوار پر یہ ڈرائنگ منظور صاحب نے
بنائی ہے تم گواہ رہنا اور اس کی نقل اپنی نوٹ بک میں کر لینا۔

منصف: کیا وہ نوٹ بک آپ کے پاس ہے؟

جمیل: جی ہاں موجود ہے۔

منصف: دکھایئے (دیکھنے کے بعد) منظور صاحب آپ بھی دیکھیے۔
(نوٹ بک دیتا ہے)

منظور: (دیکھنے کے بعد) ماشاء اللہ صدیق صاحب نے یہ ڈرائنگ
خوب بنائی ہے!!

منصف: (حیرت سے) کیا یہ ڈرائنگ جمیل صاحب کی نہیں ہے؟

منظور: جی ہاں بڑے بچے کو گواہ بنایا ہے۔

جمیل: (منظور سے) آپ میری بے عزتی کر رہے ہیں!

منظور: (جمیل سے) دوسروں کی ڈرائنگ کو اپنی بتاتے ہیں اور
بے عزتی سے بھی ڈرتے ہیں!!

منصف: (میز والی گھنٹی بجاتے ہوئے) خاموش، آپ لوگوں کو آپس
میں باتیں نہ کرنی چاہئیں، جو کچھ کہنا ہو مجھ سے کہیے۔

شرما: بس اب کوئی نہ بولے۔

منصف: (جمیل سے) کیا یہ ڈرائنگ آپ کی نہیں ہے؟

جمیل: جی۔ بعد میں صدیقی صاحب سے اصلاح لے لی تھی۔

(منظور اور شرما ہنستے ہیں)

منظور: یہ بات نوٹ کر لی جائے۔

(مشیر نوٹ کرتے ہیں)

منصف: (منظور سے) منظور صاحب آپ ان سے کوئی اور سوال کریں گے؟

منظور: جمیل صاحب نے جب اقرار کر لیا تو اب مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔

جمیل: میں نے صرف اصلاح کی بات کہی ہے!

منظور: بس یہی کافی ہے۔

(اس موقع پر ناظم، منصف کو کاغذ دلاتے ہوئے توجہ دلاتا ہے کہ اب سلیم کی باری ہے)

منصف: سلیم صاحب آپ کیا فرماتے ہیں؟

سلیم : جناب میں ڈرائنگ کلاس کی دیوار کے پاس "دل کش ہندوستان" نامی کتاب دیکھ رہا تھا، لکھنؤ کا اسٹیشن منظورؔ صاحب کو بہت پسند آیا۔ کہنے لگے "دکھا نا دوست! ذرا میں اس کی تصویر دیوار پر بناؤں"۔ میں نے کہا دیوار پر تصویریں بنانا بری بات ہے منظورؔ کہنے لگے۔ یہ بات میں سُنتے سُنتے تنگ آگیا۔ اس معاملے کو عدالت میں جانے دو۔ اب کی میں اس کا فیصلہ کرا ہی لوں گا۔" پھر پنسل لے کر دیوار پر اسٹیشن کی تصویر بنانے لگے۔

منصف : منظورؔ صاحب! آپ جرح کرسکتے ہیں۔

منظورؔ : سلیم صاحب پر میں جرح کیا کروں۔ یہ سچے آدمی ہیں۔ مجھے جو کچھ کہنا ہوگا اپنے بیان میں کہوں گا۔

منصف : گواہیاں ختم ہوچکیں، اب آپ اپنا بیان دیجیے۔

ناظم : ٹھیریئے صاحب، ایک غلطی ہوگئی۔ (ایک کاغذ نکالتے ہوئے) ایک گواہی اور رہ گئی ہے۔

منصف : ہاں منظورؔ صاحب ذرا ٹھہر جائیے (کاغذ دیکھ کر) بشیر بھائی کی گواہی رہ گئی ہے۔

بشیر: میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیا گڑبڑ ہے۔ میں چڑیا گھر کا کام چھوڑ کر

آیا تھا اور گواہی بھی رہی جا رہی تھی!!

منصف: بشیر بھائی، آپ یہ بتایئے کہ منظور صاحب کو جھوٹ بولنے

کی عادت ہے یا نہیں؟

بشیر: صاحب کیا بتاؤں یہ تو میرا ناک میں دم کرتے ہیں۔ کھچڑی کھانے کو

جی چاہے تو چاہے بخار ہو یا نہ ہو کہتے ہیں "بشیر بھائی! کمپاؤنڈر

صاحب سے میری پرہیزی لکھوا دو۔" جب میں نہ لکھوں تو دھونس

جماتے ہیں کہ لالٹین کی چمنی توڑ دوں گا اور نام تمہارا لگا دوں گا۔

صاحب اُستاد بھی لڑکوں کی بات کا اعتبار زیادہ کرتے ہیں۔

میں لاچار کھچڑی لکھ دیتا ہوں۔

منظور: اور وہ دہی والی بات بھی تو بتا دو۔

بشیر: لیجئے صاحب انھیں کچھ شرم نہیں آتی۔ ایک اور جھوٹ مجھ ہی

سے کہلواتے ہیں!

منصف: (تعجب سے) کیا قصہ ہے!

بشیر: صاحب ایک دن ان کا جی دہی کھانے کو چاہا کہنے لگے مجھے

آج پیچش ہوگئی ہے۔ خشکہ دہی لکھوا دو۔ میرے بہت سر ہو گئے
میں نے خشکہ دہی لکھوا ہی دیا۔ حالانکہ پیچش وغیرہ کچھ نہ تھی۔
صاحب آج تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے۔ یہ مجھے بہت تنگ کرتے
ہیں!

منصف: (سر ہلاتے ہوئے) ہوں ۔ ان کی کیسی کیسی باتیں معلوم
ہوتی جا رہی ہیں۔ (منظور سے) اچھا منظور صاحب اب آپ
فرمایئے کیا فرماتے ہیں۔

منظور: جناب میں گھر سے چلتا ہوں۔ نانا نانی یہی کہتے ہیں کہ بیٹا جھوٹ
نہ بولنا۔ لیکن جب میں ننھی کی سب مٹھائی چٹ کر جاؤں تو اس
خیال سے کہ دوبارہ مٹھائی نہ منگانی پڑے، نانی کہتی ہیں "بیٹا
ننھی سے کہنا میں نے تمھاری مٹھائی دیکھی تک نہیں" ابا جان
دوپہر میں لیٹے کتاب پڑھا کرتے ہیں کہتے ہیں: "منظور
اگر کوئی آواز دے، تو کہہ دینا گھر میں نہیں ہیں" معاف کیجیے گا
اُستادوں کے جھوٹ بھی خاص طرح کے ہوتے ہیں۔ کہہ دیا کہ
اتنا کام کر لو تو ہم تمھیں سیر کرانے لے جائیں گے۔ کام موجود ہے

مگر سٹیر غائب !!

منصف : جی یہ تو ہوئیں جھوٹ سیکھنے کی مثالیں یہ فرمایئے آپ نے
دیوار پر تصویریں بنائی ہیں یا نہیں ؟

منظور : یہ بھی تو سُنیئے کہ میں نے یہ تصویریں بنائی کیوں ہیں !

منصف : گویا آپ نے تسلیم کر لیا کہ یہ تصویریں آپ ہی نے بنائی ہیں۔

منظور : جی ہاں میں نے ہی بنائی ہیں۔

منصف : آپ نے نگران صاحب کے سامنے جھوٹ کیوں کہا کہ یہ
تصویریں آپ نے نہیں بنائی ہیں۔ ورنہ یہ معاملہ وہیں ختم ہو جاتا
اور نگران صاحب کو چھان بین کے لئے مقدمہ یہاں نہ بھیجنا پڑتا۔
دیکھیئے آپ کے جھوٹ نے بات کا بتنگڑ بنا دیا ہے !

منظور : جی میں یہ چاہتا ہی تھا کہ بات کا بتنگڑ بنے تاکہ وہ باتیں سامنے
آجائیں جن کی وجہ سے ہم جھوٹ بولتے ہیں !

منصف : فرمایئے لیکن خاص طور پر اس معاملے میں۔

منظور : جی ہاں یہی ثابت کرنے کے لئے کہ میں نے دیوار پر تصویریں
کیوں بنائی ہیں !!

منصف : کہیئے۔

منظور : دیکھیے جو چیزیں ہم شوق سے سیکھنا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے ٹائم ٹیبل میں زیادہ وقت کیوں نہیں رکھا گیا۔ پیپر کٹنگ۔ کارڈبورڈ۔ مٹی کا کام۔ دوڈ پلائی کا کام ان سب چیزوں کا انتظام تو ہے مگر وقت بہت تھوڑا ہے۔ اسی طرح باغبانی کا شوق بھی ہے لیکن کہا جاتا ہے کنوئیں میں پانی بہت تھوڑا ہے اس لئے کبھی کبھی باغبانی ہوا کرے گی۔

منصف : آپ کو دلیلیں دینی خوب آتی ہیں اور بلاوجہ خشکہ دہی کیوں لکھوا دیا!

منظور : اب کیا بتاؤں۔ کچھ کہوں تو آپ فرمائیں گے کہ عدالت کی بے عزتی کی ہے۔ ارے بھائی ـــــــ او معاف کیجئے۔ جناب صدر۔ بلاوجہ کوئی لکھوایا کرتا ہے۔ گرمی کے دن ہیں کھانے کے ناظم صاحب سے ایک دفعہ کہا، دو دفعہ کہا دہی کھلوا دیجئے، مگر ہماری باتوں کو سمجھتے ہیں کہ یہ تو بچوں کی باتیں ہیں۔ اب دہی حاصل کریں تو کس طرح؟

منصف : اچھا اور کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

منظور : میری یہ درخواست ہے کہ آپ کے مشیر بھی فیصلہ دیتے وقت ٹھنڈے دل سے اس بات کو سوچیں کہ ان لوگوں کے سامنے بھی کیسی کیسی آزمائشیں اور دشواریاں ہیں ۔ بس مجھے اور کچھ نہیں کہنا ہے ۔

(منظور بیٹھ جاتا ہے)

منصف : مشورہ کرنے کے لئے عدالت برخاست ہوتی ہے ۔ تھوڑی دیر میں فیصلہ سنایا جائے گا ۔

(منصف اور مشیر علیٰحدہ کمرے میں چلے جاتے ہیں)

اس موقع پر اسٹیج کے ایک طرف فاصلے پر چھنے اور گمندھیری بیچنے والوں کا منظر دکھانا چاہئیے ۔ پھیری والے بھی آوازیں لگاتے ہوئے گذرنے چاہئیں ، چند لڑکے ان سے خریداری کرتے ہوئے دکھائے جائیں ۔ کسی پھیری والے سے خاص طرح کا گانا گوایا جاسکتا ہے جیسے غباروں کی تعریف میں یا چوڑن کی تعریف میں ۔ یہ سب کام سلیقہ اور ترتیب میں اس طرح ہو کہ

دیکھنے والے لطف اُٹھائیں۔

(ایک طرف سے غبارے والا مندرجہ ذیل بند گاتا ہوا داخل ہوتا ہے۔
مقابل سے ایک ایک کر کے لڑکے آتے ہیں)

غبارے لایا ہیں پیارے پیارے ہیں لال پیلے رنگین سارے
غبارے لے لو ان کو اُڑاؤ سب ساتھیوں کو اپنے دکھاؤ
اور آسماں کی سیر ان کو کراؤ قصے پھر آکر اس کے سناؤ
غبارے لایا ہیں پیارے پیارے ہیں لال پیلے رنگین سارے

(ایک لڑکا پتنگ اور چرخی مع ڈور کے داخل ہوتا ہے۔

دیکھو پتنگ سے غبارہ آگے بے ڈور ہی کے آگے کو بھاگے
جو سو رہے تھے وہ بھی تو جاگے غبارہ لینے آتے ہیں بھاگے
غبارے لایا ہیں پیارے پیارے ہیں لال پیلے رنگین سارے

(ٹلّو پہلی جماعت کا لڑکا ہاتھ میں لال اور کالے کاغذ لیے داخل ہوتا ہے)

کاغذ تمھارے یہ لال کالے ہیں یہ تمھارے سب دیکھے بھالے
لیتے ہیں ان کو سب گورے کالے اور بن گئے ہیں غبارے والے
غبارے لایا ہیں پیارے پیارے ہیں لال پیلے رنگین سارے

(آخر میں غبارے والا دھیرے دھیرے یہ بند گاتا ہوا جانے لگتا ہے)

سیر آسماں کی تم کو کرائے | چندا نگر کو اُڑ کر کے جائے
نظارے پیارے پیارے دکھائے | تم کو منیر اب کیا کچھ نہ بھائے
غبّارے لایا میں پیارے پیارے | ہیں لال پیلے رنگین سارے

(نظم کے ختم ہونے پر گھنٹی بجتی ہے۔ صرف عدالت والے بچے رہ جاتے ہیں۔ منصف اور مشیر داخل ہو کر بیٹھ جاتے ہیں)

منتظم: (اونچی آواز سے) حضرات اب آپ فیصلہ سُنیئے۔

منصف: اس مقدمے کے متعلق ہمارے مشیروں کی یہ رائے ہے:

"منظور احمد صاحب جماعت پنجم نے نانا۔ نانی۔ والد صاحب استاد صاحب اور مطبخ والوں کی جو مثالیں دی ہیں، اُن سے ہمیں بھی واسطہ پڑتا رہتا ہے مگر اس بات کو بھی ہم تھوڑا بہت سمجھتے ہی ہیں کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجا کرتی ہے نانا۔ نانی اور والد صاحب کو جانے دیجئے کہ جو کچھ ہوا وہ بہت بچپن کا واقعہ ہے۔ معلوم نہیں کیا ہوا اور کیا نہ ہوا۔ مگر اُستاد صاحبان اور شعبوں کے ناظم صاحبان سے ہمیں رات دن

کام پڑتا رہتا ہے اس لیئے جس قسم کی مثالیں منظور صاحب نے
دی ہیں ایسی باتیں پیش آنے پر ہمیں اُستاد صاحبان کو
صاف صاف بتلا دینا چاہیئے کہ یہ معاملہ ہے ہمیں اُمید ہے کہ
ہمارے بار بار توجہ دلانے پر یہ حضرات ہمارا خیال رکھیں گے
اور ہمیں جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑے گی۔ مگر ان باتوں کو
اُستاد صاحبان کے سامنے ہم لوگ نہ لائیں بلکہ چوری چھپے
اپنا کام نکالنے کی کوشش کریں تو اُستادوں کو غلط فہمی ہوگی
اور ہماری جھوٹ کی عادت پکّی ہو جائے گی۔ گویا بات کو صاف
صاف نہ کہنے اور چوری چھپے اپنا کام نکالنے میں ہمارا ہی قصور
ہے اور ہمارا ہی نقصان ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سے
لڑکے ڈر کے مارے اپنے دل کی بات چھپاتے ہیں۔ مگر پُرانے
لڑکے تو جان گئے ہیں کہ ہمارے مدرسے کے اُستاد صاحبان
بہت مہربان اور ہماری دشواریوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔
اس لیئے مقدمے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم اعلان کرتے
ہیں کہ آئندہ سے کوئی لڑکا اپنے دل کی بات نہ چھپائے۔ بلکہ

جو معاملہ بھی ہو ایک ایک لڑکا یا کئی لڑکے مل کر اپنی دشواریاں
بیان کر دیا کریں ورنہ ہم میں جھوٹ کی عادت پڑ جائے گی
یہ وہ بلا ہے جس سے ہم اپنا اور دوسروں کا نقصان کرتے ہیں
جھوٹ بول کر لڑکا جماعت کے کام سے بچنے کی کوشش
کرتا ہے جس میں اس کا نقصان ہے۔ جھوٹے کا کوئی اعتبار
نہیں کرتا۔۔۔ اِس عادت سے چوری کی عادت پڑ جاتی ہے
کہ جھوٹا لڑکا یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ میں اپنے جرم کو چھپاؤں گا
بڑے ہو کر ایسے آدمی دوسروں سے روپیہ لے کر عدالت میں
جھوٹ بولتے ہیں جس سے ہو سکتا ہے کہ بے گناہ پھانسی
پا جائیں غرض یہ کہ ایسے آدمی سے ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے کہ
نہ جانے کس وقت کون سی بات کہہ دے۔ جیسا کہ ہم نے ابھی
ابھی کہا ہے کہ منظور احمد صاحب نے جو دشواریاں بیان کی ہیں
وہ ٹھیک ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو علاج ہم نے اس وقت
یاد دلایا ہے اُس پر منظور صاحب نے عمل کیوں نہیں کیا۔
لہٰذا ہماری رائے میں منظور احمد صاحب جماعت پنجم سے دیولپر کا

وہ حصّہ ڈھلوا دیا جائے جس پر انھوں نے تصویر بنائی ہے"

"میں مشیروں کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے تجویز کرتا ہوں کہ منظور احمد صاحب جماعت پنجم دیوار کا وہ حصّہ دھو ئیں جس پر انھوں نے تصویر بنائی ہے۔

اِس کارروائی کی ایک نقل خوشخط لکھوا کر کتب خانے میں رکھی جائے تاکہ سب لڑکوں کو اپنی دشواریوں کا علاج معلوم ہو جائے اور قسطوار اخباروں میں بھی شائع کر دی جائے۔ اگر ریڈیو والے چاہیں تو اس کی تمثیل اپنے ہاں کروالیں تاکہ کوئی لڑکا یہ نہ کہے کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

(اب عدالت برخاست ہوتی ہے)